"۲"

دو اسلام

ایک تقابلی مطالعہ

السید ذو القرنین حیدر علوی
(ایم اے ایل ایل بی)

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

تحریکِ تحفظ ناموسِ اسلام

CamScanner

تعارف

نورو ظلمت سے کون واقف نہیں۔ البتہ یہ مادی آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں مادی عقل کی جولانیاں بھی وہیں تک محدود ہو کے رہ جاتی ہیں۔ حالانکہ نور حسی کے علاوہ بھی ایک نور ہے جسے نور معنوی کہتے ہیں۔ اور اس کی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ خالق کائنات نے جو رب العالمین بھی ہے جو رحمۃ للعالمین کو مبعوث فرمایا تو جب سے بڑا اور اہم کرنے کا کام جو حضور ﷺ کو سونپا اس کے الفاظ یہ تھے کہ کِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

"یعنی یہ کتاب (قرآن حکیم) ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل کیا کہ آپ اس کے ذریعے انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں"

یہ تہ بہ تہ اندھیرے کیا ہیں کفر و شرک کے عقائد۔ اور نور کیا ہے یہی اسلامی نظریات اور عقائد۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ۱۳ سالہ مکی زندگی صرف اسی کام پر صرف کر دی کہ صحیح اسلامی عقائد انسانوں کے دلوں میں راسخ ہو جائیں۔ قرآن کریم کی وہ سورتیں اور آیات جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئیں۔ جنہیں اصطلاح میں مکی سورتیں کہتے ہیں ان کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا یہ تیرہ سالہ دور صرف ٹھوس عقائد کے پختہ کرنے پر صرف ہوا۔

انسانی زندگی کے دو پہلو ہیں۔ عقیدہ اور عمل۔ عقیدہ کی حیثیت بیج کی ہے جس سے عملی زندگی کے شگوفے پھوٹتے ہیں اور اسی بیج کے مطابق عملی زندگی کے برگ و بار صورت پذیر ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضور اکرم ﷺ کی نبوی زندگی کا زیادہ حصہ اس بیج کے خالص ہونے کی کوشش میں صرف ہوا۔

اللہ کریم نے اس کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی کہ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا (۲۵۶:۲) یعنی "جو شخص طاغوت کا انکار کرکے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں"

اس کا دوسرا رُخ یوں بیان فرمایا کہ ۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (النساء ۱۳۶) یعنی "جس نے اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روزِ آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور چلا گیا"

یہ کفر کرنا کیا ہے ؟ اس ایک صُورت تو صاف انکار کرنا ہے دوسری صُورت زبان سے اقرار اور دل سے انکار کرنا ہے اور تیسری صُورت یہ ہے کہ یوں نہ ماننا جیسے اللہ کے آخری رسُول ﷺ نے سکھایا بلکہ اپنی صوابدید کے مطابق ان حقائق کو ماننا ہے یہ تینوں صورتیں نہ ماننے کی ہیں اور ان کا نام کفر ہے۔ غالباً اسی بنا پر حضور اکرم ﷺ نے ایک دُعا سکھائی اور خود بھی اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے اللّٰھم ثبت قلوبنا علی دینک دین الاسلام ۔

اس تحریر کا مقصد یہی ہے کہ اسلام کے عقائد اختصار اور جامعیت کے ساتھ جمع کر دیئے جائیں۔
مگر ایک اصول ہے کہ الاشیاء تتمیز باضدادھا کہ چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں۔
اور جہاں خود فریبی اور خدا فریبی کا یہ عالم ہو کہ ضد کو ضد تسلیم ہی نہ کیا جائے اور ظلمت کو بھی
نُور ہی کا نام دیا جائے بلکہ دُوسروں کو مجبُور کیا جائے کہ ظُلمت کو نُور تسلیم کریں وہاں یہ
ضروری ہو جاتا ہے کہ اس عظیم غلط فہمی کو دُور کیا جائے اور صرف نور کو نور تسلیم کیا جائے تاکہ
ظُلمت کی حقیقت واضح ہو جائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com
CamScanner

اسلام (اسلامی عقائد) | توحید | شیعیّت

(ا) اللہ ایک ہے۔ قل ھواللہ احد
معبود ایک ہے۔

(ب) ومامن الہ الا الہ واحد وان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم (۵ : ۷۳)
ایک خُدا کے سوا کوئی خُدا نہیں اگر یہ لوگ اپنی ان باتوں سے باز نہ آئے تو ان میں سے جس نے کفر کیا ہے اس کو دردناک سزا دی جائے گی۔

شیعوں کے امام خمینی فرماتے ہیں۔
"ہم اُس خُدا کی پرستش کرتے ہیں اور اُس خُدا کو جانتے ہیں جس کے کام عقل وخرد کی بنیاد پر قائم ہوں اور عقل کی کہی ہوئی باتوں اور کاموں کے علاوہ اور کچھ نہ کرے ہم اُس خُدا کے قائل نہیں جس کی خدائی کی بُنیاد خدا پرستی عدالت اور دینداری سے بلند ہو اور خود اس کی خرابی میں کوشاں ہو اور یزید معاویہ اور عثمان جیسے بدقماشوں اور غنڈوں کو امارت اور حکومت سپرد کردے۔
(کشف الاسرار صفحہ ۱۰۳)

(ج) اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

(ج) خدا کو بدا ہوتا ہے۔ یعنی خدا جاہل ہے
(اساس الاصُول طبع ۱۲۶۴ھ صفحہ ۲۱۹)
امام جعفر کہتے ہیں کہ خدا کسی معاملے میں ایسا نہیں بھُولا جیسا میرے بیٹے اسمٰعیل کے معاملے میں بھُول گیا ہے (رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق)

(د) علم غیب اللہ کا خاصہ ہے اس میں کوئی اس کا شریک نہیں۔
وللہ غیب السموات والارض

(د) امام۔ ماکان ومایکون کا عالم ہوتا ہے یعنی امام کو وہ سب معلوم ہوتا ہے جو ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے (اصُول کافی ص ۱۵۹)

توحید

اسلام (اسلامی عقائد)	شیعیت
(ر) اللہ تعالیٰ مدبر کائنات ہے اور کائنات میں اس کا تصرّف چلتا ہے۔	(ر) اللہ نے محمد، علی اور فاطمہ کو تمام مخلوق پر تصرف دیا ہے (اصُول کافی کتاب الحجہ)
(س) ہر انسان کے مرنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے کسی کی موت وقت مقررہ سے ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں ہوتی۔ اور کسی کو موت کا وقت معلوم نہیں ہوتا۔	(س) امام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں۔ اور اپنے اختیار سے مرتے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ ۱۵۸)
(ص) حلال وحرام کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔	(ص) امام جس چیز کو چاہیں حلال کریں جس کو چاہیں حرام قرار دیں (اصول کافی کتاب الحجہ)
(ط) کائنات کی ہر چیز کا خالق، مالک اور مدبر اللہ تعالیٰ ہے۔	(ط) امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم واقتدار کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے (الحکومت الاسلامیہ صفحہ ۵۲ - خمینی)
(ظ) دونوں جہانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے	(ظ) امام جعفر نے فرمایا کیا تم کو یہ بات معلوم نہیں کہ دنیا اور آخرت سب امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں عطا فرمادیں۔ (اصول کافی صفحہ ۲۵۹)
(ع) وزن اعمال کے بعد کسی کا جنت یا دوزخ کے متعلق فیصلہ کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔	(ع) حضرت علی اکثر فرمایا کرتے تھے میں لوگوں کو جنت اور دوزخ میں بھیجوں گا۔ (اصول کافی صفحہ ۱۱۷)

CamScanner

۲- رسالت

اسلام	شیعیت
(i) مخلوق کے لیے سب سے بڑا انعام نبوت ہے اور نبی تمام انسانوں سے افضل ہوتا ہے۔ (النساء صفحہ ۲۰)	(i) یہ چیز ہمارے شیعہ مذہب میں ضروریات دین میں سے ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ درجہ ہے جسے کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پا سکتا۔ (الحکومۃ الاسلامیہ صفحہ ۵۲ خمینی)
(ii) نبوت وہبی ہوتی اللہ تعالیٰ نبی نامزد کرتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ	(ii) امام کو اللہ نامزد کرتا ہے۔ (اصول کافی صفحہ ۱۷۰)
(iii) مخلوق کے لیے نبوت سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں۔	(iii) امامت کا درجہ نبوت و پیغمبری سے بالاتر ہے۔ (حیات القلوب ۳ : ۱۰ ملا باقر مجلسی)
(iv) عصمت خاصۂ نبوت ہے۔ صرف نبی وہ ہستی ہے جو معصوم ہوتا ہے۔	(iv) ائمہ کے بارے میں سحر یا غفلت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا (الحکومۃ الاسلامیہ صفحہ ۹۱ خمینی) امام ہر طرح کے گناہوں اور عیوب سے پاک اور مبرا ہوتا ہے۔ (اصول کافی باب فی فضل الامام وصفاتہ)
(v) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔	(v) جب بارھویں امام مہدی ظاہر ہونگے تو سب سے پہلے محمد رسول اللہ امام مہدی کے ہاتھ پہ بیعت کریں گے۔ (مختصر بصائر الدرجات صفحہ ۲۱۳) یعنی امام مہدی پیر ہوں گے اور محمد رسول اللہ مرید اور ظاہر ہے کہ پیر کا درجہ مرید سے کہیں بالاتر ہوتا ہے۔

CamScanner

شیعیت	(۲- رسالت)	اسلام

اسلام

(vi) محمد رسول ﷺ آخری نبی ہیں اور قرآن کریم آخری الہامی کتاب ہے حضور اکرم ﷺ پر وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے

(vii) رسول پر ایمان لانا فرض ہے

(viii) رسول کی اطاعت فرض ہے)
وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۵۹ : ۷)
یعنی نبی کریم ﷺ جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے رُک جاؤ۔

(x i) نبی کریم ﷺ کو ایک دفعہ معراج ہوئی تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے

(x) نبی کریم ﷺ کی لائے سے اختلاف

شیعیت

(vi) ہر سال شب قدر کو امام پر ایک کتاب نازل ہوتی ہے۔
(اصول کافی صفحہ ۱۳۵)

(vii) امام کا منکر نبی کے منکر کی طرح کافر ہوتا ہے،
(فروع کافی - کتاب الالروضہ)
— کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کی معرفت حاصل نہ کرے۔
(اصول کافی صـ ۱۰۵)

(viii) امام جعفر فرماتے ہیں میں ان احکام پر عمل کرتا ہوں جو حضرت علی لائے ہیں اور ان کاموں سے باز رہتا ہوں جن سے انہوں نے منع کیا ہے۔ ان کا مرتبہ محمد رسول اللہ کے مثل ہے۔
(اصول کافی صـ ۱۱۷)

(x i) امام کو ہر جمعہ کی رات کو معراج جسمانی ہوتی ہے۔ (اصول کافی صـ ۱۵۵)

یا آپؐ کے ارشاد کی مخالفت کفر ہے

(قرآن کریم : ۴ : ۱۱۵)

(i) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کا دامن تھام لوگے ہدایت پاؤگے

(ii) حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر

(کنز العمال ۱۱ : ۵۶۷)

نبی کے بعد اس امت کے بہترین آدمی ابوبکر وعمر ہیں۔

(iii) حضرت حذیفہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر (کنز العمال ۱۱-۵۶۲)

میرے بعد ابی بکر وعمر کی اقتدا کرنا۔

(i) حضور اکرمؐ کی آنکھیں بند ہوتے ہی تمام صحابہ مُرتد ہوگئے صرف تین رہ گئے مقداد سلمان اور ابوذر (کتاب الروضہ ص۱۱۵ رجال کشی ص۴)

(ii) ساتویں امام "معصوم" فرماتے ہیں۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ یہ دونوں (ابوبکر وعمر) پہلے سے منافق تھے . . . . دونوں قطعی کافر ہیں ان پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی لعنت۔

(کتاب الروضہ صفحہ ۶۲)

(iii) رسول اللہ ﷺ کے بعد حکومت و اقتدار حاصل کرنے کا ان (ابوبکر وعمر) کا جو منصوبہ تھا اس کے لیے وہ ابتدا ہی سے سازش کرتے رہے اور انہوں نے اپنے ہم خیالوں کی ایک طاقتور پارٹی بنائی لی تھی ان "سب" کا اصل مقصد رسول اللہ کے بعد حکومت پر قبضہ کرلینا ہی تھا اس کے سوا قرآن سے اور اسلام

اسلام

(iii) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

لوکان بعدی نبی لکان عمر:

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتے

(ترمذی۔کنز العمال ١١: ٥٧٨)

ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ (کنز العمال ١١: ٥٧٣)

اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کے دل اور زبان پر رکھا ہے۔

(iv) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ان اللہ اختارنی واختارلی اصحابا فجعل منھم وزراء واصھارا وانصارا فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین۔

(کنز العمال ١١: ٥٢٩)

"یعنی اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سے مجھے چن لیا۔ اور انسانوں میں سے میرے لیے میرے صحابہ چن لیے پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے میرے وزیر بنائے میرے

شیعیت

سے ان کا کوئی سروکار نہیں تھا،

(کشف الاسرار ص ١١٤-١١٣) خمینی

(iii) کسی صاحب عقل کے لیے اس کی مجال اور گنجائش نہیں ہے کہ عمر کے کافر ہونے میں شک کرے پس خدا و رسول کی لعنت ہو عمر پر اور اس شخص پر جو اسے مسلمان جانے اور ہر اس آدمی پر جو اس پر لعنت کرنے میں توقف کرے۔

(جلاء العیون ص ٤٥ ملا باقر مجلسی)

(iv) عام صحابہ کا یہ حال تھا کہ یا تو وہ ان (ابوبکر و عمر) کی خاص پارٹی میں شریک و شامل تھے۔ ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے ہمنوا تھے۔ یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے اور ان کے خلاف ایک حرف زبان سے نکالنے کی ان میں جرأت و ہمت نہیں تھی۔

(کشف الاسرار ص ١٢٨-١١٩-خمینی)

خسر بنائے میرے داماد بنائے اور میرے مددگار بنائے۔ تو جوان کو برا بھلا کہے اس پر اللہ کی لعنت اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت"۔

(۷) حضرت ابو محذورہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک ایک کلمہ کر کے مجھے اذان سکھائی جب حی علی الفلاح پر پہنچے تو فرمایا صبح کی اذان میں دو مرتبہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہا کر۔

یہ اذان وہی ہے جو مسلمان پانچ وقت دیتے ہیں۔

(۷) شیعہ کی اذان ان کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔

من لا یحضرہ الفقیہ ۱ : ۱۸۸ میں وہی اذان ہے جو مسلمان کہتے ہیں صرف اس میں حی علی خیر العمل دوبارہ کا اضافہ ہے۔ سید امیر علی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ یہ جملہ ۳۵۹ھ میں اذان میں بڑھایا گیا۔ شیخ صدوق نے لکھا ہے کہ معراج کے موقع پر جبریل نے اذان کہی۔ یہ وہی اذان تھی جو مسلمان کہتے ہیں۔

(معانی الاخبار ص۳۸۷)

لمعۂ دمشقیہ ۱ : ۶۰ پر ہے کہ اذان میں کسی کلمہ کا اضافہ کرنا ناجائز ہے اس کتاب کا مصنف وہ ہے جسے شیعہ شہید اول کہتے ہیں۔

(۷۱) حضور اکرمؐ نے نماز سے سلام پھیرتے

(۷۱) امام جعفر ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں

وقت مختلف وظائف پڑھے اور سکھائے
مثلاً سبحان اللہ ، الحمدللہ
اللہ اکبر ۳۳ ، ۳۴ مرتبہ۔ یا
چوتھا کلمہ ، یا تین بار استغفر اللہ
کہتے یا معوذتین ، وغیرہ (مشکوٰۃ
باب ذکر بعد صلوٰۃ زیارت)

(vii) حضور اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ
کے حکم سے دس صحابہ کو ان کی زندگی
میں ہی جنتی ہونے کی بشارت دیدی
جن کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

(I) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لیس
منا من ضرب الخدود وشق
الجیوب ودعیٰ بدعوۃ الجاھلیۃ
(متفق علیہ) یعنی وہ ہماری امت میں
سے نہیں جو منہ پر پیٹے۔ کپڑے پھاڑے
اور جاہلیت کے زمانے کی طرح نوحہ
اور واویلا کرے۔

اور چار عورتوں پر لعنت کا وظیفہ پڑھتے
تھے (مرد ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ۔ عورتیں
عائشہ، حفصہ، ہند اور اُم الحکم)
(فروع کافی ۳ : ۳۴۲)

—— تحفۃ العوام اور زاد المعاد میں لکھا ہے
کہ نماز کے بعد احتیاطاً یہ زیادہ پڑھے
اس کے ۱۰۰ مرتبہ پڑھے اے اللہ پہلے ظالم پر
اور اس کے پیروکار دوسرے ظالم پر
(شیخین) پر لعنت کر۔ ۔ ۔ ۔

(vii) حضرت علی کے علاوہ باقی ۹ منافقین
تھے دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے۔
(حق الیقین ص۵۲۲، حیات القلوب ۲ : ۵۴۲
کشف الاسرار خمینی ص۱۱۲ تا ص۱۱۹)

(viii) ماتم کرنا اور کرتے رہنا بہت بڑی
عبادت ہے۔

CamScanner

اسلام	شیعیت
(۲) عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ ﷺ النائحة والمستمعة (ابوداؤد) نبی کریم ﷺ نے لعنت کی نوحہ کرنے والی پر اور نوحہ سننے والی عورت پر	ایضاً
(۳) جزع فزع ہائے وائے، سینہ کوبی بال نوچنا نوحہ پڑھنا بین کرنا نبی کریم ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔	

(ا) قیامت کے دن ہر شخص کو اس دنیا کی پوری زندگی کا حساب دینا ہوگا اور ہر شخص کو اپنے کیے کا بدلہ ملے گا،

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ (۲۱ : ۴۷)

یعنی قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو رکھیں گے پھر کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔ اگر رائی کے دانے کے برابر عمل ہوگا تو وہ بھی ہم سامنے لائیں گے اور حساب لینے کو ہم کافی ہیں۔

(ا) امام باقر فرماتے ہیں پھر ہمیں بلایا جائے گا اور تمام انسانوں سے حساب لینا ہمارے سپرد کیا جائے گا خدا کی قسم ہم جنتیوں کو جنت میں داخل کریں اور دوزخیوں کو دوزخ میں پھر انبیائے کرام کو بلایا جائے گا وہ دو صفوں میں عرش کے پاس کھڑے ہو جائیں گے اور اس وقت تک کھڑے رہیں گے کہ ہم حساب لینے سے فارغ ہو جائیں۔ (روضہ کافی ص۱۴۰)

(ii) امام نے فرمایا۔ اے زید پل صراط سے گزارنا ہمارے ذمہ ہے وزن اعمال ہمارے ذمہ ہے اور شیعہ کا حساب لینا ہمارے ذمے ہے (کشف الغمہ ۲ : ۴۰۷)

آخرت سے پہلے دنیا میں شیعہ کے حساب کی تیاری

(ا) اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتوں کو مقرر کر رکھا ہے کہ شیعوں کی پیٹھوں پر سے گناہوں کے بوجھ ساقط کریں جیسے خزاں میں ہوا سے پتے جھڑتے ہیں چنانچہ قرآن میں ہے کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور

ایمان والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں واللہ اس آیت سے تم شیعہ ہی مراد ہو۔ (روضہ کافی صـ۲۵۲)

(ii) کاتبین فرشتے شیعہ کے دن رات کے اعمال لکھتے ہیں۔ پھر ان اعمال کو امام زمانہ کے پیش کرتے ہیں امام ان اعمال کو پڑھتا ہے شیعوں کے جو برے اعمال ہوتے ہیں ان کے لیے امام استغفار کرتا ہے اور اصلاح کر دیتا ہے۔

(ii) وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی
ہر شخص کو اپنے کیے کا بدلہ ملے گا۔ ایک کا بوجھ دوسرے پر نہیں رکھا جائیگا (القرآن)

(ii) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان (مسلمانوں) کے ایمان کا حصہ ان سے چھین لے گا اور شیعوں کو دیدے گا اور شیعوں کی تمام برائیاں ان سے چھین کر ہمارے دشمنوں (مسلمانوں) کو دیدے گا۔۔۔

(مختصر بصائر الدرجات صـ۲۲۴)

— امام جعفر نے فرمایا۔ رسول خدا نے دعا کی کہ خداوندا میرے بھائی علی بن ابی طالب کے شیعوں اور میرے ان فرزندوں کے جو میرے وصی ہیں شیعوں کے اگلے پچھلے روز قیامت تک کے گناہ تو

اسلام

(i) اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام پر جو کتابیں نازل ہوتی رہیں وہ سب سچی تھیں۔ آخری کتاب قرآن مجید پر ایمان لانا اور اس کے احکام کی تعمیل فرض ہے۔ قرآن مجید کے متعلق یہ ایمان ضروری ہے کہ اس میں کوئی تبدیلی۔ آیت یا لفظ یا حرف میں نہیں ہوئی۔

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ۔

(ii) اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

(القرآن)

شیعیت

میرے اوپر لاد دے اور شیعوں کے گناہوں کی وجہ سے پیغمبروں کے درمیان مجھے رسوا نہ کر۔ تو حق تعالیٰ نے تمام شیعوں کے گناہ آنحضرت ﷺ پر لاد دئے پھر وہ سارے گناہ آنحضرت کی وجہ سے بخش دئے۔ (حق الیقین ص۱۴۸)

(انوار نعمانیہ ۲ : ۹۲ طبع تبریز)

(i) جو قرآن محمد رسول اللہ پر نازل ہوا اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

(اصول کافی ص۶۷۱)

(ii) مسلمانوں کے پاس جو قرآن موجود ہیں اس ۶۲۳۶ آیتیں ہیں۔

(صافی شرح کافی باب فضل القرآن)

(iii) قرآن میں پنجتن پاک کے نام تھے وہ نکال دیئے گئے۔

(اصول کافی ص۲۶۳)

(iv) امام باقر نے فرمایا۔ جو آدمی یہ دعوی کرے کہ اس کے پاس پورا قرآن ہے جس طرح کہ نازل ہوا تھا وہ کذاب ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق قرآن کو صرف علی

(۴- ایمان بالکتب)

اسلام	شیعیت
(ii) قرآن پر ایمان کا مطلب قرآن کے ہر حکم کو صحیح ماننا، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اور اس کے خلاف کرنے کو گناہ سمجھنا اس کے کسی حکم کا انکار کفر ہے اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَآءَ۔ (۷ : ۳) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا (۴-۵۶)	ابن ابی طالب ہی نے اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام نے جمع کیا اور اس کو محفوظ رکھا۔ (اصول کافی ص۱۳۹) (۷) تحریف قرآن کی روایتیں ۲ ہزار سے زائد ہیں۔ (فصل الخطاب ص۲۲۷) (۷۱) ہمارے ائمہ کی تعلیمات قرآن کی تعلیمات ہی کے مثل ہیں۔ (الحکومۃ الاسلامیہ ص۱۱۳ خمینی)
(ا) اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق بڑی پیاری ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۲ : ۱۴۳) اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ (۲ : ۲۴۳) وَاَرْسَلْنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا (۴ : ۷۹)	(ا) ان الناس کلھم اولاد البغایا و اولاد الزنا ما خلا شیعتنا۔ (روضہ کافی ص۱۱۰) یعنی ہمارے شیعوں کے علاوہ دنیا بھر تمام انسان کنجریوں کی اولاد ہیں اور حرامی ہیں۔

اسلام

(ii) اے امتِ محمد اللہ تعالیٰ نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہارے لیے ملت ابراہیمؑ کا لقب پسند کیا ہے۔
ھو اجتباکم ..... ملۃ ابیکم ابراھیم۔

(iii) انسان کو دائرہ کفر سے نکال کر اسلام میں داخل کرنے کے لیے نبی کریم ﷺ جو عہد لیتے تھے وہ شہادتین کے الفاظ تھے جو قرآن کریم میں موجود ہیں اور وہ یہ ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضور اکرمؐ نے ۲۳ برسوں میں جس کو بھی مسلمان بنایا یہی کلمہ پڑھایا۔

(iv) قرآن کہتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی

شیعیت

(ii) اللہ تعالیٰ نے کتے سے پلید تر کوئی بھی چیز پیدا نہیں کی مگر ناصبی (مسلمان) تو کتے سے بھی زیادہ پلید ہے)
(فروع کافی ۱ : ۸) اور علل الشرائع ۱: ۲۹۲

نوٹ :- ناصبی وہ ہے جو حضرت علی پر کسی کو فضیلت دے یا خلافت میں مقدم سمجھے (انوار نعمانیہ ۱ : ۱۸۵)

— یہ ملت جعفریہ ہے ۔ملت ابراہیم نہیں۔

(iii) شیعہ کا کلمہ یہ ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ ....
یہ خود ساختہ بھی ہے اور قرآن کی صریح مخالفت بھی ہے اور چونکہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو یہ کلمہ نہیں پڑھایا اس لیے اس بات کا اعلان بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کسی کو مسلمان کیا ہی نہیں۔

(iv) فروع کافی ۲ : ۱۹۸- اس کی وضاحت ہے

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيلًا

(۱۷ : ۳۲)

یعنی زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یہ بے حیائی ہے اور بُری راہ ہے

کہ اسلامی شریعت، مسلمان، اسلامی قانون جسے زنا کہتا ہے اور جس کی سزا سنگسار کرنا ہے۔ شیعہ نے اس کا نام متعہ رکھ لیا ہے۔ اور یہ اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

—— رسول خدا نے فرمایا جو ایک دفعہ متعہ کرے اس کا درجہ حسین کے برابر ہے جو دو دفعہ کرے حسن کے برابر جو تین مرتبہ کرے علی کے برابر اور جو چار دفعہ کرے اس کا درجہ میرے برابر ہے "

(منہج الصادقین صفحہ ۳۷۲-۳۷۳)

اس کی ایک اعلیٰ قسم ہے جس کا نام متعہ دور یہ ہے یعنی عورت ایک ہو اور مرد کئی ہوں تو وہ باری باری اسی ایک عورت سے متعہ کرلیں تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔ (مصائب النواصب)

متعہ ایک یا دو گھنٹے کے لیے بھی ہو سکتا ہے (تحریر الوسیلہ ۲ : ۲۹۰ - خمینی)

شیعیت	(ایمان بالکتب)	اسلام
شیعہ نے جھوٹ کا نام بدل کر تقیہ رکھ لیا ہے اور یہ عبادت ہے۔ (۱۷) امام جعفر نے فرمایا دس حصوں سے نو حصے دین تقیہ میں ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا وہ بے دین ہے۔ (اصول کافی ص۴۸۲) — امام جعفر نے فرمایا روئے زمین پر کوئی چیز مجھے تقیہ سے زیادہ محبوب نہیں (اصول کافی ص۴۸۲) — تقیہ کرنا واجب ہے۔ (رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق مع ترجمہ اعجاز الحسن بدایونی ص۱۰۲) — امام باقر فرماتے ہیں تقیہ ہر ضرورت میں کیا جائے۔ اور صاحب معاملہ ہی اپنی ضرورت کے بارے میں جانتا ہے۔ (اصول کافی ص۴۸۴)		(۱۷) قرآن کہتا ہے وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲۲:۳۰) یعنی جھوٹ بولنے سے بچ کے رہو۔
(۷۰) امام جعفر نے فرمایا۔ هذه الامة اشباه الخنازير وفيه فما هذه الامة الملعونة (اصول کافی ۲ : ۳۳۷) یعنی یہ امت خنزیروں کی طرح ہے نیز فرمایا یہ لعنتی امت کیا چیز ہے؟		(۷۰) كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ (۳ : ۱۱۰) یعنی تم لوگ بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔
(۷۱) امام جعفر نے فرمایا انکم علی دین من کتمه اعزه الله ومن اذاعه اذله الله		(۷۱) امر بالمعروف اور تبلیغ دین تم پر فرض ہے (۳ : ۱۰۴)(۹ : ۱۲۲)(۱۶ : ۱۲۵)

اسلام

(vii) (i) جب کوئی سخت وقت آتا صحابہؓ کے ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا تھا۔

(۳ : ۱۷۳)

(ii) صحابہؓ سچے اور حقیقی مومن تھے ۔

(۸ : ۷۴) (۴۹ : ۱۵) (۵۹ : ۸)

(iii) صحابہ کرام اللہ کے نزدیک اعلیٰ درجہ کے مومن تھے (۹ : ۲۰)

(iv) اہل کتاب اور منافقین نے صحابہ کو ایمان سے ہٹانے کی انتہائی کوشش کی مگر وہ ایمان پر ڈٹے رہے

(۲ : ۱۰۹) (۴ : ۸۹)

(v) صحابہؓ کو ان کی زندگی میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی بشارت دیدی۔

۱۸ : ۴۸

شیعیت

(اصول کافی ۳ : ۳۳۶)

یعنی تم اس دین کے پیرو ہو کہ جس نے اس دین کو چھپائے رکھا اللہ اسے معزز بنائے گا اور جس نے یہ دین ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

(i) ابوبکر و عمر اور ان کے رفقا، عثمان، ابو عبیدہ وغیرہ دل سے ایمان ہی نہیں لائے تھے، صرف حکومت اور اقتدار کی طمع اور ہوس میں انہوں نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا اور اسلام اور رسول اللہ کے ساتھ اپنے آپ کو چپکا رکھا تھا۔ (کشف الاسرار ۱۱۳ خمینی)

(ii) عام صحابہ کا یہ حال تھا کہ یا تو وہ ان (شیخین) کی خاص پارٹی میں شریک و شامل تھے ان کے رفیق کار اور حکومت طلبی کے مقصد میں ان کے پورے پورے ہمنوا تھے۔ یا پھر وہ تھے جو ان لوگوں سے ڈرتے تھے اور ان کے خلاف ایک لفظ زبان سے نکلنے کی ان میں جرأت و ہمت

اسلام (ایمان بالکتب) شیعیت

(vi) اللہ تعالیٰ نے صحابہ کے دِلوں کا امتحان لیا اور اعلان فرمایا کہ یہ تقویٰ سے پُر ہیں اور وہ اس کے اہل اور مستحق ہیں

(۴۸ : ۲۶)، (۴۹ : ۳)

(vii) صحابہؓ کا ایمان معیاری ایمان ہے

(۲ : ۱۳۷) (۴۹ : ۷)

(viii) قیامت تک آنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رضا کا مدار صحابہؓ کی پیروی پر ہے۔ (۹ : ۱۰۰) القرآن

(viiii) کعبہ جسے بیت اللہ کہتے ہیں اس کے متعلق قرآن کریم میں یوں بیان ہوا ہے

(i) مثابة للناس (۲: ۱۲۵)

لوگوں کے دینی اجتماع کی جگہ

(ii) امن کی جگہ "امنا" (۲ : ۱۲۵)

یعنی عذاب دوزخ سے مامون ہو جانے کی جگہ۔

(iii) کعبہ کو اللہ کریم نے "بیتی" میرا گھر فرمایا

(۲ : ۱۲۵)

(iv) کرہ ارض پر عبادت کیلئے پہلا گھر (۳: ۹۶)

(v) مبارک گھر

نہ تھی۔ (کشف الاسرار ص ۱۲۰-۱۱۹) خمینی

(viiii) امام جعفر نے فرمایا۔

(i) بدرستیکہ بقعہائے زمین بایکدگر مفاخرت کردند پس کعبہ معظمہ بر کربلائے معلیٰ فخر کرد حق تعالیٰ وحی فرمود بکعبہ کہ ساکت شو فخر بہ کربلا مکن (حق الیقین)

یعنی واقعہ یہ ہے کہ زمین کے مختلف قطعات نے ایک دوسرے پر فخر اور برتری کا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو وحی فرمائی کہ خاموش ہو جاؤ۔ اور کربلا

اسلام	(ایمان بالکتب)	شیعیت
(VI) ھدی للعالمین (۳ : ۹۶) (V) (تمام جہان کے لوگوں کے لیے ہدایت کا گھر)۔ (VII) رحمۃ للعالمین کا محبوب قبلہ (۲:۱۴۴) (VIII) دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم } ۲:۱۵۰ (IX) اللہ تعالیٰ نے اسے حرمت والا گھر فرمایا۔ (۵ : ۹۷) (X) یہاں ایک نماز پڑھنے کا اتنا ثواب ہے جتنا کسی دوسری جگہ ایک لاکھ نماز پڑھنے کا ثواب ہوتا ہے۔ (XI) قرآن کریم میں ۷۵ مقامات پر صبر کا بیان ہے۔ کہیں صبر کرنے کا صاف حکم کہیں اس کی فضیلت لہٰذا مصیبت کے وقت جزع فزع ہائے وائے سینہ کوبی حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کے خلاف احتجاج کی صورت ہے۔		کے مقابلے میں فخر اور برتری کا دعویٰ مت کرو۔ (انوار نعمانیہ ۲ : ۸۵) یعنی کربلا۔ کعبہ سے افضل اور برتر ہے۔ (IX) ماتم حسین اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

اسلام

۱- اسلامی عقائد میں نبوت کی طرح امامت کوئی منصب نہیں۔یہی وجہ ہے کہ سارے قرآن کریم میں جابجا اسلامی عقائد بیان ہوئے ہیں مگر ایک مقام پر بھی عقائد کی فہرست میں اس کا بیان نہیں آیا ہے۔

۲- حدیث نبوی کے پورے ذخیرہ میں اس عقیدہ کا کہیں ذکر نہیں حالانکہ مختلف مقامات پر لسان نبوت سے عقائد کا بیان ہوتا رہا۔

۳- قرآن کریم میں امام اور ائمہ کا لفظ ایک تو پیشوا کے معنی میں آیا ہے وہ پیشوا خواہ نیک لوگوں کے ہوں یا بُرے لوگوں کے مسلمانوں کے ہو یا کافروں کے ان کو امام اور ائمہ کہا گیا ہے مثلاً "عباد الرحمٰن" کے اوصاف بتاتے ہوئے ان کا ایک وصف یہ بیان ہوا ہے کہ وہ دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمارے اہل وعیال کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقیوں کا امام

شیعیت

۱ شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن میں اماموں کے نام تک لکھے ہوئے تھے صحابہ نے نکال دیئے۔ امام باقر کا قول تفسیر عیاشی میں نقل کیا ہے لو قرئ القرآن کما انزل لالفینا فیه مسمین یعنی جس طرح قرآن نازل ہوا ہے اگر اس طرح پڑھا جاتا ہمارے نام اس میں موجود پاتے۔

۲- پھر کہتے کہ امامت ایک راز تھا جو جبرئیل نے صرف نبی کریمؐ کو بتایا اور حضور اکرمؐ نے صرف حضرت علیؓ کو بتایا مگر تم لوگ اسے ظاہر کرتے پھرتے ہو۔ (اصول کافی صلے ۲)

۳- سب سے پہلے جس نے حضرت علی کی امامت کا مسئلہ مشہور کیا وہ عبداللہ بن سبا یہودی تھا۔اس کے متعلق لکھا ہے کہ۔عبداللہ بن سبا یہودی تھا وہ اسلام لایا اور حضرت علی سے محبت کا دعویٰ کیا۔جب وہ یہودی تھا وہ یوشع بن نون کے بارے میں غلو کرتا تھا۔جب اسلام لایا تو نبی کریمؐ کی وفات کے بعد حضرت علی کے بارے میں غلو کرنے لگا۔یہ ابن سبا پہلا شخص تھا جس نے مسئلہ امامت علی مشہور کیا ان کے دشمنوں پر تبرا کیا اور

(پیشوا) بنا (۲۵ : ۴۷)

دوسری جگہ ارشاد ہے کہ ہم نے انہیں امام (پیشوا) بنایا کہ وہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں (۲۸ : ۴۱)

ایک اور مقام پر حکم دیا کہ کفر کے اماموں (پیشواؤں) کے خلاف جنگ کرو۔

(۹ : ۱۲)

(۴) قرآن کریم میں لفظ امام ہدایت اور رہنمائی کے معنوں میں آیا ہے (کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ۔

(۱۱ : ۱۷ اور ۴۶ : ۱۲)

(۵) امام کے ایک معنی رستہ بھی آیا ہے۔

(۱۵ : ۷۹)

(۶) امام کے ایک معنی کتاب بھی آیا ہے۔

(۳۶ : ۱۲)

بہرحال اسلام میں اور اسلامی عقائد میں امامت کوئی ایسا منصب نہیں جیسے نبوت۔ ہر سردار پیشوا اور قائد کو امام کہتے ہیں۔

انہیں کافر کہا اس وجہ سے جو لوگ شیعوں کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ شیعہ مذہب یہودیت سے ماخوذ ہے۔

(رجال کشی ص۷۱)

اس سے ظاہر ہے کہ عقیدۂ امامت اس یہودی کی ایجاد ہے جو حضرت عثمان عہد میں اسلام لایا۔ اس سے پہلے امامت کے مسئلہ کا کہیں وجود ہی نہیں تھا۔

امامت کے متعلق شیعہ عقائد

(۱) امام کو اللہ تعالیٰ نامزد کرتا ہے۔

(اصول کافی ص۱۷۰)

(۲) امام معصوم ہوتا ہے۔

(اصول کافی۔ باب فضل الامام وصفاتہ)

(۳) امام پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے اس لیے امام کا منکر کافر ہے (فروع کافی کتاب الروضہ)

(۴) امام کی اطاعت فرض ہے۔

(اصول کافی ص۱۱۷)

امام - اوصافِ الوہیت اور اوصافِ نبوت کا مرکب ہوتا ہے۔

الوہیت کے اوصاف

۱۔ علم۔ امام ماکان ومایکون کا عالم ہوتا ہے یعنی تخلیق آدم سے لیکر اب تک جو کچھ ہونیوالا ہے امام کو اس کا علم ہوتا ہے۔ (اصول کافی ص۱۵۹)

۲۔ قدرت:۔ کائنات کا ذرہ ذرہ امام کے حکم اور اقتدار کے سامنے سرنگوں اور تابع فرمان ہوتا ہے۔ (الحکومۃ الاسلامیہ ص۵۲ خمینی)

۳۔ اختیار:۔ امام جس چیز کو چاہے حلال اور جس کو چاہے حرام کر سکتا ہے (اصول کافی کتاب الحجہ)

۴۔ ملکیت اور حکومت:۔ دنیا اور آخرت سب امام کی ملکیت ہے وہ جس کو چاہیں عطا فرما دیں۔ (اصول کافی ص۲۵۹)

۵۔ امام اپنے اختیار سے مرتا ہے (اصول کافی ص۱۵۸)

۶۔ آخرت:۔ پُل صراط سے گذارنا ہمارا کام ہے وزنِ اعمال ہمارا کام ہے۔ حساب لینا ہمارا کام ہے (کشف الغمہ ۲: ۷۰۴ اور روضہ کافی) ص۱۴۰)

۷۔ حضرت علی نے فرمایا لوگوں کو جنت و دوزخ میں بھیجنا میرا کام ہے (اصول کافی ص۱۱۷)

نبوت کے اوصاف:۔

۱۔ ہر سال شب قدر میں امام پر ایک کتاب نازل ہوتی ہے۔ (اصول کافی ص۱۱۷)

۲۔ امام کو ہر جمعہ کی رات کو معراج جسمانی ہوتی ہے ص۱۵۵)

۳۔ امامت کا درجہ نبوت اور پیغمبری سے بالاتر ہے۔

(حیات القلوب ۳ : ۱۰)

۴۔ یہ چیز ہمارے شیعہ مذہب میں ضروریات دین سے ہے کہ ہمارے اماموں کا وہ درجہ ہے کہ جسے کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پاسکتا۔ (الحکومۃ الاسلامیۃ خمینی صـ ۵۲)

۵۔ اماموں کا درجہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بلند تر ہے۔

ا۔ امام کو حلال و حرام قرار دینے کا اختیار ہے (اصول کافی کتاب الحجۃ)

ب۔ جب امام مہدی ظاہر ہونگے تو سب سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ ان کے ہاتھ پر بیعت کرینگے (مختصر بصائر الدرجات صـ ۲۱۳)

۶۔ اماموں کے علوم صرف قرآن و حدیث سے ماخوذ نہیں بلکہ ان کے علاوہ اماموں کے پاس یہ وسائل ہیں مصحف فاطمہ، کتاب علی، چمڑے کا تھیلا جس میں اولین و آخرین کے تمام علوم جمع ہیں۔ ہر جمعہ معراج میں نئی ہدایات ملتی ہیں ہر شب قدر ایک کتاب نازل ہوتی ہے۔ امام کو نجوم کا علم بھی حاصل ہوتا ہے۔

(اصول کافی۔ باب فیہ الصحیفہ والجفر والجامعہ ومصحف فاطمہ) (فروع کافی کتاب الروضہ صـ ۵۳)

۷۔ اللہ کی طرف سے ۱۲ لفافے سر بمہر نازل ہوئے تھے ہر امام کے نام علیحدہ لفافہ تھا۔

(اصول کافی صـ ۱۷۱)

اسلام	شیعیت
اسلام میں اس نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔	۱۔ عقیدۂ رجعت ضروریات دین سے ہے اس کا منکر مذہب شیعہ سے خارج ہے۔ رجعت کیا ہے؟ مُلّا باقر مجلسی نے حق الیقین میں اس کا ذکر تفصیل سے کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ ۱۔ قیامت سے پہلے امام مہدی کے ظاہر ہونے پر ایک قیامت آئے گی حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کے تمام مردہ انسان زندہ کئے جائیں گے۔ جنات کو بھی زندہ کیا جائے گا۔ انبیاؑ سمیت تمام انسانوں اور جنوں کے بادشاہ امام مہدی ہونگے۔ ۲۔ دنیا کی عمر ایک لاکھ برس ہے اس میں سے بیس ہزار برس دوسروں کی حکومت ہو گی پھر ظہور مہدی سے لیکر ۸۰ ہزار برس تک شیعوں کی حکومت ہو گی۔ **زمانۂ رجعت میں امام کے انقلابی کام ،** ۱۔ کعبہ کو ڈھا دے گا۔ اسے مٹا دے گا۔ (انوار نعمانیہ ۱ : ۹۵ طبع تبریز) ۲۔ تمام مساجد جو مسلمانوں نے بنائی ہیں انہیں گرا دیگا کعبہ اور مسجد نبوی کو منہدم کر دے گا (ایضاً) ۳۔ پھر وہ قرآن نکلے گا جو حضرت علیؓ نے جمع کیا ہے اور اس قرآن کی تعلیم دے گا۔ (ایضاً) ۴۔ امام نیا اسلام، نیا قرآن، نئی سُنّت نئے احکام لائیگا عربوں کو سخت سزا دی جائے گی۔ اُنکی توبہ قبول نہ ہو گی۔ (رجال کشی صـ۹۳ بصائر الارجانا صـ۲۱۳)

۵ - پھر امام مہدی۔ عائشہ (ام المومنین) کو زندہ کریگا اور اسے عذاب دیگا۔ (انوار نعمانیہ ۱ : ۱۶۱)

۶ - پھر تین دن کے بعد امام مہدی حکم دیگا ابوبکرؓ عمرؓ کی قبریں کھود کر انہیں باہر نکالا جائے وہ باہر نکالے گا تو ان کے جسم تازہ ہونگے جیسے دنیا میں تھے پھر انکے کفن اتارے گا۔ پھر ایک خشک درخت پر انہیں لٹکائے گا پھر حکم دیگا زمین سے نکلے گی انہیں جلادے گی پھر ہوا کو حکم دیگا ان کی راکھ کو اڑا کر سمندر میں پھینک دیگی (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۵)

۷ - زمانہ رجعت میں سنیوں کی خوراک شیعوں کا پاخانہ ہوگا۔ (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶۵)

۸ - زمین امام کے نور سے روشن ہو جائے گی سورج چاند کی محتاجی نہ ہوگی ہر شیعہ کی عمر ہزار سال ہوگی اور ان کے ہاں ہر سال ایک لڑکا پیدا ہوگا (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶۰)

۹ - اللہ تعالیٰ شیعوں کے لیے مسجد کوفہ سے ایک چشمہ گھی کا ایک پانی کا اور ایک دودھ کا بہا دیگا۔ (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶)

۱۰ - شیعوں کیلئے کھانے پینے کی چیزیں جنت سے آئینگی اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں اور گرمیوں کے پھل سردیوں میں کھائیں گے۔ (انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶۰)

۱۱ - اللہ تعالیٰ ہر شیعہ کی خدمت کیلئے ایک فرشتہ مقرر کریگا جو اس کے چہرے پر سے گرد و غبار صاف کریگا اور جنت میں اس کے ٹھکانے کی سیر کرائے گا۔

(انوار نعمانیہ صفحہ ۱۶۲)

ارشاداتِ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

۱- من سبّ اصحابی فعلیه لعنت الله والملائکه والناس اجمعین

(عن ابن عباس) (کنز العمال ۱۱: ۵۳۱ بحوالہ طبرانی فی الکبیر)

(جس نے میرے صحابہؓ کی سیرت میں نقص نکالا۔ اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت)

سبّ ۔ عربی میں اس کلام کو کہتے ہیں جس سے کسی کی تنقیص ہوتی ہو۔

۲- من سبّ الانبیاء قُتل ومن سبّ اصحابی جُلد (عن علی)

(کنز العمال ۱۱: ۵۳۱ بحوالہ طبرانی فی الکبیر)

جس نے انبیاء کو بُرا بھلا کہا۔ اسے قتل کیا جائے۔ اور جس نے میرے صحابہؓ کو بُرا بھلا کہا اسے کوڑے لگائے جائیں)

۳- الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضاً بعدی فمن احبهم فحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن آذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد آذی الله ومن آذی الله یوشك ان یأخذ۔

(خبردار میرے بعد میرے صحابہ کو اپنی اغراض کا نشانہ نہ بنانا جس نے ان کے ساتھ محبت کی۔ اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا۔ اس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔ اور جس نے مجھے ایذا پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر گرفت کرے۔ (کنز العمال ۱۱: ۵۳۲ بحوالہ ترمذی)

(و بحوالہ مسند احمد، و بخاری فی تاریخہ۔ و بیہقی فی شعب الایمان)

۴- یا بلال اذّن فی الناس ان الخلیفة بعدی ابوبکر۔

اے بلال لوگوں میں اعلان کردو کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکر صدیقؓ ہونگے۔

یابلال ناد فی الناس ان الخلیفۃ بعد ابی بکر، عمر

اے بلال لوگوں کو ندا کردو۔ کہ میرے بعد خلیفہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہوں گے۔

یابلال ناد فی الناس ان الخلیفۃ من بعد عمر، عثمان

اے بلال لوگوں میں ندا کردو میرے بعد عمرؓ و عثمانؓ خلیفہ ہوں گے۔

یابلال امض۔ ابی اللہ الا ذلک۔

اے بلال کہہ دے۔ اللہ کو اس کے علاوہ کچھ منظور نہیں۔

(کنز العمال ۱۱ : ۶۲۸ بحوالہ ابونعیم، خطیب و ابن عساکر)

۵۔ لایجتمع حب ھؤلاء الاربعۃ فی قلب منافق ابی بکر و عمر و عثمان و علی۔ عن انس۔

ان چاروں یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ کی محبت کسی منافق کے قلب میں جمع نہیں ہوسکتی

(کنز العمال ۱۱ : ۶۳۷ بحوالہ طبرانی فی الاوسط و ابن عساکر)

۶۔ اذا اراد اللہ برجل من امتی خیرا القی حب اصحابی فی قلبہ (عن انس)

(کنز العمال ۱۱ : ۵۳۲ بحوالہ دیلمی فی مسند الفردوس)

(جب اللہ تعالیٰ کسی کے لیے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں مرے صحابہؓ کی محبت پیدا کردیتا ہے۔)

۷۔ ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی۔ فجعل لی منھم وزراء واصھارًا وانصارًا اللہ فمن سبھم فعلیہ لعنت اللہ والملائکہ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفًا ولاعدلا۔

(کنز العمال ۱۱ : ۵۲۹ بحوالہ طبرانی فی الکبیر و حاکم)

(اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سے مجھے چن لیا۔ اور میرے لیے میرے اصحاب کو چن لیا۔

CS CamScanner

اور ان میں سے کچھ میرے وزیر بنائے ۔ کسی کو میرا خسر اور داماد بنایا ۔ اور کسی کو مدد گار ۔ پس جس نے ان کو بُرا بھلا کہا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ ان کے اعمال قبول کرے گا ۔ نہ ان کے لیئے کسی کی سفارش

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات

۱ ۔ صدیق کا پہلا نمبر ۔

خیر ھذا الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وفی بعض الاخبار ولو اشاء ان اسمی الثالث لفعلت (شافی ص ۱۷۱ ۔ شریف مرتضیٰ)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سب سے افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں ۔

شریف مرتضیٰ کا بیان ہے کہ ۸۰ آدمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے خطبۂ عام میں فرمایا کہ خیر ھذہ الامۃ نبیھا ابوبکر وعمر (اس اُمت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں) (شافی ۲ : ۴۲۸)

۲ ۔ علی کا چوتھا نمبر ۔

قال امیر المومنین من لم یقل انی رابع الخلفاء فعلیہ لعنۃ اللہ ۔

(مناقب شہر ابن آشوب ۳ : ۶۳) (درمجمع الفضائل ترجمہ شہر بن آشوب ۲ : ۳۷۶)

یعنی حضرت علیؓ نے فرمایا جس نے یہ نہ کہا کہ میں چوتھا خلیفہ ہوں اس پر اللہ کی لعنت

۳ ۔ خدا کی قسم نہ تو مجھے خلافت کی کبھی خواہش تھی نہ ولایت کی حاجت تم لوگوں نے مجھے اس کی طرف بلایا اور یہ بوجھ مجھ پر لاد دیا ۔ (نہج البلاغہ خطبہ ص ۲۰۵)

۴ ۔ عصمت ائمہ ۔

حضرت علیؓ نے فرمایا پس اے لوگو سچ بات کہنے اور عدل کے ساتھ مشورہ دینے

سے باز نہ رہو کیونکہ میں بذاتِ خود خطا کرنے سے بالاتر نہیں ہوں اور نہ اپنے فعل میں خطا سے مامون ہوں۔

(نہج البلاغہ طبع بیروت ۱: ۲۴۰)

(کافی کتاب الروضہ نولکشور ص ۱۶۵)